مرآۃُ الشہُود بِوحدَۃِ الوُجُود وَالموجُود

تصنیف

مخدوم محمد معین ٹھٹوی نقشبندیؒ

مترجم

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ قاسمی

مِرآۃُ الشُّہُودِ بِوَحدَۃِ الوُجُودِ وَالمَوجُود

مخدوم محمد معین (عرف مخدوم ٹھارو) ٹھٹوی سندھی (ولادت سنہ ۱۰۹۴ھ، وفات سنہ ۱۱۶۱ھ) بارہویں صدی ہجری میں سندھ کی نادر روزگار شخصیت گزرے ہیں جو ایک طرف حدیث اور علم کلام میں بحرِ بے کنار معلوم ہوتے ہیں تو دوسری طرف تصوف اور فلسفہ اشراق کے امام ہیں۔ آپ نے معرکۃ الآراء کتاب دراسات اللبیب کے علاوہ اور بھی کئی کتابیں اور علمی رسائل تصنیف فرمائے ہیں، لیکن تاحال ان کی اشاعت نہیں ہوئی۔ ہم نے یہ انتظام کیا ہے کہ ان کتابوں کی تحقیق اور مقدمہ کے ساتھ معیاری طباعت کرائیں۔ وہو المعین۔

مخدوم صاحب، طریقت میں خواجہ ابوالقاسم درس سندھی نقشبندی کے اٹھائیس خلفاء میں سے بڑے خلیفہ ہیں مگر جیسا کہ اسلاف میں سے کئی نقشبندی بزرگ وحدت وجود کا مسلک رکھتے تھے، اسی طرح مخدوم محمد معینؒ بھی وحدت وجودی صوفی تھے اور اس مسلک کی تائید میں آپ نے تین رسائل تصنیف فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ چھوٹا رسالہ **مرآۃ الشہود بوحدۃ الوجود والموجود** ہے۔

یہ رسالہ اصل مخطوطہ چار چھوٹے صفحات پر مشتمل تھا اور وہ بھی کرم خوردہ، اس لیے کہیں کوئی لفظ پڑھنے میں نہیں آتا تھا، دوسری بات یہ کہ رسالہ بے حد علمی لیکن کتابت کی بیسیوں اغلاط پر مشتمل ہے۔ ہم نے اردو ترجمہ میں اغلاط کو حتی الامکان سدھارنے کی کوشش کی ہے لیکن پھر بھی کچھ جملے مبہم رہ گئے ہیں۔ عربی عبارات کو اصل کے موافق رہنے دیا گیا ہے تاکہ ممکن ہے کہ آئندہ کوئی صحیح نسخہ ہاتھ آجائے جس سے تصحیح آسان اور ممکن ہوجائے۔ فی الحال اسی کو غنیمت سمجھ کر چھاپ رہے ہیں۔ اگر کوئی باذوق عالم ہمیں رہی ہوئی اغلاط پر مطلع کرے گا تو اس کو شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے گا۔

(غلام مصطفیٰ قاسمی)

بسم الله الرحمن الرحيم

حامداً ومصلياً ومسلماً فان
البرهان المنتهض فی رسالتنا "بادهة
الورود" انما هو علی اثبات وحدة
الوجود دون الموجود ایضاً علی ما
نبهنا علی ذلك فی آخر تلك الرسالة
—— وهذا البرهان الذی
نورده یثبت وحدة الوجود والموجود
معاً انشاء الله تعالیٰ وسمیت هذا
البرهان — بمرآة الشهود بوحدة
الوجود والموجود وهو سبحانه هو
المنعام الموفق لارب غیره۔

ان الوجود الحقیقی المبدأ لکون
الانتزاعی العام غیر خارج عن ماهیة
الواجب تعالیٰ والا لکانت فی حد ذاتها
غیر متصفة بالموجودیة، وکل ما هو
غیر متصف بها کان معدوماً فکان
ماهیة الواجب فی حد ذاتها مع قطع
النظر عن امر خارج عنها معدومة
محتاجة فی اکتساب صفة الموجودیة
لها الی امر خارج عن ذاتها وهو
الوجود ——

—— اذا الموجودیة صفة انتزاعیة

(اللہ کی) حمد کرتے ہوئے اور (اس کے رسولؐ پر)
صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے (کہتا ہوں کہ) اس سے پہلے
ہمارے رسالے بادھۃ الورود نامی میں جو برہان قائم
کیا گیا تھا وہ صرف وحدت وجود کے اثبات پر تھا موجود
کے وحدت پر نہ تھا۔ جیسا کہ ہم نے اس رسالے کے آخر
میں اس پر تنبیہ کی تھی اور (اب) جو ہم برہان لا رہے ہیں
وہ وجود اور موجود دونوں کی وحدت کو ساتھ ثابت کرے گا
انشاء اللہ تعالیٰ۔ میں نے اس کا نام مرآۃ الشہود
بوحدۃ الوجود والموجود رکھا ہے۔ اور وہی
پاک ذات ہے، وہی بڑا منعم، توفیق دینے والا ہے،
اس کے سوا کوئی پروردگار نہیں ہے۔

بے شک وجودِ حقیقی جو کہ وجود انتزاعی عام کے
لیے مبدأ ہے۔ واجب تعالیٰ کی ماہیت سے خارج نہیں
ہے، ورنہ واجب کی ماہیت اپنی ذات میں موجودیت
سے موصوف نہ ہوگی اور جو چیز موجودیت سے موصوف
نہیں ہے وہ معدوم ہوتی ہے، تو اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ
واجب کی ماہیت جب اس کو اس سے باہر کی چیزوں سے
الگ کر کے صرف اس کی ذات کے لحاظ سے دیکھا جائے گا
تو وہ معدوم ہوگی اپنے لیے موجودیت کا وصف کسب
کرنے میں اپنی ذات سے باہر کی چیز کی طرف محتاج ہوگی
اور وہ چیز وجود ہے۔ کیونکہ موجودیت (موجود ہونا) موجود
سے نکلی ہوئی صفت (صفت انتزاعی) ہے۔ اور موجودیت

عن الموجود والموجود ليس الا ما
يقوم به الوجود حقيقة فكانت فرع
قيام الوجود بالماهية والمعدومية
في حد الذات. والحاجة في اكتساب
الموجودية الى ما هو بخارج عن
الذات عين حقيقة الامكان ومصداقها
فلم يكن ماهية الواجب في حد ذاتها
ماهية الواجب بل ماهية ممكنة
وجب بالغير وهو الوجود ان وجب.

فالوجود لابد وان يكون غير
خارج عن ماهية الممكن فان كان
ذاتيا وجزء لها لزم تركيب الواجب
فلم يكن ما فرضنا الواجب واجباً
لاحتياجه الى الاجزاء وهي عين
المركب منها ومن الهيئة التركيبية
فلابد وان يكون ذاتا وعينا لتلك
الماهية -

كان الوجود عين ماهية الواجب
وذاته وجب ان يكون خارجا عن
ماهية الممكن والا لكان اما ذات
الممكن عين ذات الواجب فلم يكن
ما فرضنا الممكن ممكنا او الواجب جزء
ذات الممكن فيلزم تركيب ماهية واحدة

جس کے ساتھ وجود حقیقی قائم ہو، تب (واجب کی)
ماہیت اپنی ذات کے لحاظ سے ماہیت کے ساتھ وجود
کے قائم ہونے کی اور نہ ہونے کی فرع ہوگی۔ موجودیت
کے کسب کرنے میں اپنی ذات سے خارج چیز کی طرف
احتیاج امکان کی حقیقت اور مصداق کا عین ہے، تب
واجب کی ماہیت اپنی ذات کے لحاظ سے واجب کی
ماہیت نہ ہوگی بلکہ ماہیت ممکنہ ہوگی جو غیر یعنی وجود
کی وجہ سے واجب بنے گی وہ بھی تب جب وجود،
واجب ہو۔

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ وجود کے لیے ضروری
ہے کہ وہ واجب کی ماہیت سے خارج نہ ہوگا۔ پس اگر
وہ واجب کی ماہیت کے لیے جز اور ذاتی ہوگا تو واجب
کی ترکیب لازم آئے گی، تب جس کو ہم نے واجب فرض
کیا تھا وہ واجب نہ رہے گا کیونکہ اس کی اجزاء
کی طرف احتیاج ہوگی اور یہ اس سے اور ہیئت ترکیبیہ
سے مرکب کا عین ہے، پس ضروری ہے کہ وجود واجب کی
ماہیت کا عین ہو۔

جب وجود واجب کی ماہیت اور ذات کا عین ہوگا
تو ضروری ہے کہ وہ ممکن کی ماہیت سے خارج ہو ورنہ تو ممکن
کی ذات واجب کی ذات کا عین بن جائے گی، پھر جس کو
ہم نے ممکن فرض کیا تھا وہ ممکن نہیں رہے گا، یا واجب کو
ممکن کی ذات کا جز کہیں گے تو پھر ایک ماہیت کی ترکیب
دو نقیضوں سے ہو جائے گی اور یہ باطل ہے، تب وجود

والرفع؟ فلم يتصور ماهية لم تكن في حد
ذاتها لا وجودا ولا عدما ومعدومة
اذا لوحظ الوجود والعدم بهذا المعنى
كانا متساوى النسبة اليهما من غير
ترجيح احدهما على الأخر وهذا جلى على
اليقظان بعد البرهان.

الكون المنتزع لايمكن انتزاعه
الا بعد اتصاف ما يحكم عليه به بمبدأه
وهو الوجود الحقيقي.

فالماهيات المفروضة غير الوجود
وهي المسمى بالممكنة ان لم يتصف بمبدأ
هذا الكون كما اعطاه البرهان لم يصح
اتصافها بهذا الكون اصلا وقد
اقررت بصحة اتصافها بذلك الكون
حيث قلت فنقول المراد من هذين
الطرفين ان كان الكون المنتزع الخ قلنا
الكون المذكور لا يعتمد اتصاف ما يحكم
عليه بذلك الكون بمبدأ اتصافا حقيقيا
لا يوجد الا في ذات من قام به ذلك المبدأ
قيام نفس الشيء بالشيء بل الاتصاف اعم
من ذلك ومن نسبته اليه على وجه تحلى
اعتباري.

فالماهيات وهي في حقائقها حصص

تو ان کی اس ماہیت کی طرف نسبت مساوی ہوگی کسی
ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دی جائے گی۔ یہ برہان کے بعد
ہر بیدار انسان پر ظاہر ہے۔

کون منتزع کا انتزاع تب ممکن ہوگا جب اس
پر جو مبدأ کا حکم کیا جاتا ہے اس سے اتصاف ہو اور
وہ وجود حقیقی ہے۔

تب ماہیات مفروضہ وجود کے غیر ہیں اوران
کا نام ممکنہ ہے۔ اگر ان کا اتصاف اس کون کے مبدأ
سے نہ ہوگا، جیسے برہان بتا رہا ہے تو ان کا اس کون
سے اتصاف کبھی صحیح نہ ہوگا حالانکہ ہم اس کون کے
ساتھ اس کے اتصاف کا اقرار کر چکے ہیں، جیسا کہ میں
نے کہا تھا، تو ہم کہیں گے کہ ان دو طرفوں سے مراد
اگر کون منتزع ہے الخ تو کہیں گے کہ کون مذکور
اس پر اعتماد نہیں رکھتا کہ جس پر اس کون کا حکم کیا
جائے تو وہ اس کے مبدأ سے حقیقی اتصاف رکھتا ہو
کہ وہ صرف ایسی ذات میں پایا جائے جس کے ساتھ
اس مبدأ کا قیام اس طرح ہو جیسے نفس شئی کا قیام
شئی سے ہوتا ہے، بلکہ اتصاف اس سے اور اس
کی طرف اعتباری نسبت کرنے سے اعم ہے۔

تب ماہیات جو اپنی حقائق کے لحاظ سے
حصص وجودی ہیں اور علم کے مرتبہ میں وجود کو اس
کے بعض کمالات سے مقید کرنے سے حاصل ہوتے ہیں
جب ہم نے ان کو وجود کا غیر فرض کیا اور اعتباری رسوم

كذلك لا يزولان عنه ضرورة
استحالة زوال الشیء عن نفسه.

اذا انحصرت فی الوجوب و
الامتناع وجب الفحص عن المسمى
بالامكان. وهی الحقيقة الثالثة
عند الجمهور الموصوفة بتساوی طرفی
الوجود والعدم. المراد من هذين
الطرفين ان كان الكون المنتزع والعدم
المقابل له صح تصور ماهية لم تكن
فی حد ذاتها لا وجودا و موجودة و
لا عدما و معدومة اذا لوحظ الوجود
والعدم بهذا المعنى المجازی اليه
كانا متساوی النسبة اليها من غير
ترجيح احدهما على الآخر. وليس لكلام
فی حصر هذا الكون المنتزع فی الوجوب
والامتناع. وان كان مبدأه ومقابل
المبدأ. وقد سبق البرهان على انحصاره
فی الواجب وكونه عينه. فلم يبق للماهيات
المفروضة غير الوجود المزائل ذلك المبدأ
وهو الامتناع لا غير كيف ويستحيل انفكاك الوجود
الذی قام البرهان على انه عين الذات.

هل قام به عن ذاته و رفع العدم
المزائل عما نسب اليه فضلا عن جواز الانفكاك

تب وجود اور عدم ان دونوں سے جدا نہ ہوگا کیونکہ
شئی کا اپنی ذات سے زوال مطلقاً محال ہوتا ہے۔

جب (حقیقت) وجوب اور امتناع میں منحصر ہوئی
تو جسے امکان کہا جاتا ہے اس کا تفحص کرنا چاہیے
جمہور کے ہاں یہ ایک تیسری حقیقت ہے جو وجود
اور عدم دونوں طرفوں کی مساوات کے ساتھ موصوف
ہے۔ دو طرفوں سے اگر مراد کون انتزاعی اور اس کا
مقابل عدم ہے تو پھر ایک ایسی ماہیت کا تصور
صحیح ہوگا جو اپنی ذات میں نہ تو وجود اور موجود
ہو اور نہ عدم اور معدوم ہو، جب وجود اور عدم کی
اس معنی مجازی کے لحاظ سے اس کی طرف نسبت کی
جائے گی تو دونوں کی نسبت اس کی طرف مساوی
ہوگی اور کسی کو دوسرے پر ترجیح نہ ہوگی اور ہمارا
کلام اس کون انتزاعی کا وجوب اور امتناع میں منحصر
ہونے میں نہیں ہے اور اگر اس کا مبدأ اور مبدأ کا
مقابل مراد ہوگا تو اوپر برہان گزر چکا ہے کہ وہ واجب
میں منحصر ہے اور اس کا عین ہے تو مفروضہ ماہیات
کے لیے وجود مبدأ کا مقابل ہوگا جو امتناع ہے اور
کوئی چیز نہ ہوگی اور اس وجود کا انفکاک محال ہے
جس پر یہ برہان قائم ہو چکا ہے کہ وہ ذات کا عین ہے۔

تب کوئی ایسی ماہیت متصور نہ ہوگی جو اپنی
ذات میں نہ وجود اور موجود ہو اور نہ عدم اور معدوم
ہو۔ جب وجود اور عدم کو اس معنی کے لحاظ سے لیا جاتا

من المتناقضين و هو باطل فيكون الوجود خارجا عن ماهية الممكن لا محالة -

ممکن کی ماہیت سے لا محالہ خارج ہی ہوگا -

الممكن اذا فی حد ذاتها امر هو نقيض الوجود. ونقيض الوجود عدم بالضرورة فماهية الممكن اذا عدم ضرورة.

ممکن کی ماہیت کو جب اس کی ذات کے لحاظ سے دیکھا جائے گا تو وہ ایک شئے ہوگی جو وجود کا نقیض ہو اور وجود کا نقیض ضروری طور پر عدم ہوتا ہے ، تب ماہیت ممکن کی اس وقت ضروری طور پر عدم ہوگی۔

معدوم اذا لوحظ فی حد ذاته بعدم هو عين ذاته فوصف المعدومية ذاتی لعدم اقتضاء ذاته كما ان الوجود الحقيقي موجود اذا لوحظ فی ذاته بوجود هو عين ذاته . فوصف الموجودية ذاتی الوجود اقتضاه ذاته. وما بالذات لا ينفك عن الذات -

معدوم کو اس کی ذات کے لحاظ سے عدم سے تصور کیا جائے گا تو وہ عدم معدوم کی ذات کا عین ہوگا ، اس حالت میں معدومیت والی وصف عدم کے لیے ذاتی ہوگی ، جس کو عدم کی ذات نے اقتضاء کیا ہے جس طرح وجود حقیقی کو اس کی ذات کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے تو وہ ایسے وجود کے ساتھ موجود ہوتا ہے جو اس کی ذات کا عین ہے تب موجودیت کی وصف وجود کی ذاتی ہے جس کو وجود کی ذات نے اقتضاء کیا ہے اور جو چیز بالذات ہوتی ہے وہ ذات سے جدا نہیں ہوتی۔

بالبرهان الا واجب او ممتنع؟ فالوجود لا يصير عدما فلا يصير معدوما . والعدم لا يصير موجودا فلا يصير موجودا . والا لزم انفكاك مقتضى الذات عن الذات و هو مستحيل .

وجود عدم نہیں ہوتا تو پھر معدوم بھی نہ ہوگا اور عدم وجود نہیں ہوتا تو پھر وہ موجود بھی نہ ہوگا ورنہ ذات کی مقتضی ذات سے الگ ہوجائے گی اور یہ محال ہے ۔

الموجود عقلا و برهانا ما قام به الوجود قيام الشئ بنفسه وحقيقة المعدوم ما قام به العدم قيام الشئ بنفسه كذلك به الوجود والعدم

موجود عقل اور برہان سے وہ ہے جس کے ساتھ وجود کا قیام ۔ شئی کا اپنے نفس کے ساتھ قیام کی طرح ہو۔ اور معدوم کی حقیقت وہ ہے کہ جس کے ساتھ عدم کا قیام ہو اور وہ بھی قیام بنفسہ کی طرح ہو

وجودية حصلت من تقيد الوجود ببعض
كمالاته في مرتبة العلم اذا فرضناها غير
الوجود ورسوماً اعتبارية فيه تمكن من
ملاحظتها حقائق ليست في انفسها موجودة
ولا معدومة. ثم اذا تعقلناها بالنسبة
الى الوجود وجدناها بعضاً واجب النسبة
وبعضها ممتنع النسبة وبعضها على التساوي
من نسبة الوجود والعدم.

وهذه الثلاثة من حيث انها شيء
غير الوجود يسمى ماهية امور اعتبارية
فرضية تمكن باعتبار ذلك الفرض والاعتبار
من تصور النسبة بينها وبين الوجود لعدم
تصور النسبة منها بين الشيء ونفسه.

فالوجود الممكن اذا هو الوجود الواجب
بالنسبة الى مايحكم فيه ظهوره ويجوز
خفائه عنه وهو الواجب بالنسبة الى
الى مرتبة لايجوز خفائها عنها والممتنع
حقيقة لايتصور اصلا وماهو المتصور
ليس بممتنع بل ممكن عقلي جعلناه
مرآة لحقيقة الممتنع فما رأينا منها
الا الوجود لامتناع العدم خارجا و
عقلا. فما ثم في الخارج والعقل الا
الوجود الحق وهو الموجود الحق و

ہیں جو ان کے ملاحظے سے ایسے حقائق کا تمکن ہوتا ہے
جو اپنی ذات میں نہ تو موجود ہیں اور نہ معدوم
ہیں۔ پھر جب ہم ان کو وجود کے لحاظ سے تعقل
کریں گے تو ان میں سے بعض کو واجب النسبۃ پائیں گے
اور بعض کو ممتنع النسبۃ اور بعض کو وجود اور
عدم کے لحاظ سے مساوی پائیں گے۔

یہ تینوں اس حیثیت سے کہ وہ ایسی شئی
ہیں جو وجود کا غیر ہے تو ان کو ماہیت اعتباری
اور فرضی امور کہیں گے۔ اس فرض اور اعتبار
کے لحاظ سے ان کے اور وجود کے درمیان نسبت
کا تصور ہو سکتا ہے کیوں کہ ان میں وہ نسبت
متصور نہیں ہوتی۔ جو شئے اور اس کے نفس کے
درمیان ہوتی ہے۔

پس وجود ممکن اس وقت وہی واجب وجود
ہوگا اس کے لحاظ سے جس میں اس کے ظہور کا حکم
کیا جاتا ہے اور اس سے اس کا خفاء بھی جائز ہے
اور ایسے مرتبہ کے لحاظ سے واجب ہے جس سے
اس کا خفاء جائز نہیں ہے اور ممتنع کا فی الحقیقۃ تصور
نہیں ہو سکتا اور جس کا تصور ہوتا ہے وہ ممتنع نہیں
ہے بلکہ ممکن عقلی ہے جس کو ہم نے ممتنع کی حقیقت
کے لیے مرآۃ بنایا ہے تو اس سے ہم نے صرف وجود
ہی دیکھا ہے۔ کیوں کہ خارج میں عدم منع ہے تب
خارج اور عقل میں صرف وجود حق ہوگا اور وہی

مزائلة الممتنع فرضی لایمکن تصورہ فتحدید الوجود وعدم اتساعه من العدم جهل عن حقيقة العدم فلا مزائل له من وجود وعدم .

موجود حق ہے اور اس کا مزائل (مخالف) ممتنع (اور) فرضی چیز ہے جس کا تصور ناممکن ہے۔ پس وجود کی تحدید اور عدم سے اس کا متسع نہ ہونا عدم کی حقیقت سے جہالت ہے۔ پس اس کا وجود اور عدم سے کوئی مزائل نہ ہوگا۔

فقد بان بحمد الله تعالیٰ بهذا البرهان وحدة الوجود ووحدة الموجود.

پس تحقیق اس برہان سے وحدت وجود اور موجود بحمداللہ ربّ العالمین ثابت ہوگیا۔

بحمد اللہ رب العالمین و

الصلوٰۃ والسلام علیٰ

اشرف خلقہ

سیّد المرسلین

......